سبق: ۱۱

ہمارا ماحول اور آلودگی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- جماعت کے معیار کے مطابق کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفت گو، خبر، ڈراما، ہدایت سن کر سوالات کے زبانی جوابات دے سکیں۔
- جماعت کے معیار کے مطابق عبارت سُن کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- نظم و نثر میں موجود مناظرِ فطرت کے محاسن بیان کر سکیں۔
- طویل عبارت کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- نظم و نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ معروضی اور موضوعی سوالات کے جوابات دے سکیں، نثری تحاریر میں امتیاز کر سکیں۔
- درسی کتب اور دیگر کتب میں پیش کیے گئے متن کو پڑھ کر سوالوں کے جوابات لکھ سکیں۔
- کسی کہانی، واقعے اور تقریر کو پڑھ کر / سُن کر اپنے الفاظ میں لکھ سکیں۔
- متلازم الفاظ (گروہی الفاظ) کو سمجھ سکیں اور ان کے انتخاب میں لغت / تھیسارس سے مدد لے سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سوچیں اور بتائیں

- درخت کیوں ضروری ہیں؟
- کیڑے مکوڑے ہمیں کیا نقصان پہنچاتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- اِنسان اپنا اچھا یا بُرا ماحول خود بناتا ہے۔
- آلودگی انسانوں، جانوروں، پرندوں اور مچھلیوں، سب کے لیے نقصان دہ ہے۔
- آج کل اِسموگ بڑے ماحولیاتی مسائل میں سے ایک ہے جو کہ جلد، آنکھوں اور پھیپھڑوں کی متعدد بیماریوں کا باعث بن رہی ہے۔ اس کو کم کرنے کے لیے ہمیں ماحول دوست توانائی کے استعمال کو فروغ دینا ہوگا۔

برائے اساتذہ کرام

- تدریسی مقاصد کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے ہر سبق کے آغاز میں ''حاصلاتِ تعلّم'' درج ہیں۔ اِن نکات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے، اِس سبق کی تدریس کی جائے۔
- طلبہ کی آمادگی کے لیے سبق پڑھانے سے پہلے ''سوچیں اور بتائیں'' کے عنوان سے سوالات اور ''کیا آپ جانتے ہیں؟'' کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
- سبق کی تفہیم کو پرکھنے اور طلبہ کی توجہ برقرار رکھنے کے لیے مطالعہ کے دوران میں ''ٹھہریں اور بتائیں'' کے عنوان سے بھی سوالات شامل کر دیے گئے ہیں۔
- سبق میں بچّوں کی دل چسپی پیدا کرنے کے لیے پڑھانے سے قبل اور دورانِ تدریس طلبہ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں۔ کوشش کی جائے کہ تمام بچّے اِس عمل میں شریک ہوں۔

ہمارا ماحول اور آلودگی

الفاظ	عَوامِل	معقُول	وافِر	اِنتِظام	شُعُور	تلَف
تَلَفُّظ	عَ۔وَا۔مِل	مَع۔قُو۔ل	وَا۔فِر	اِنْ۔تِ۔ظَا۔م	شُ۔عُو۔ر	تَ۔لَف

انسان صدیوں سے اس کرۂ ارض پر آباد ہے۔ اس کا زمین اور اس کے ماحول سے گہرا رشتہ ہے۔ انسان اور ماحول ایک دوسرے سے اثر قبول کرتے ہیں۔خوش گوار ماحول انسانی صحت کے لیے مفید ہوتا ہے اور ناخوش گوار ماحول انسانی صحت کے لیے نقصان کا باعث بنتا ہے۔ ماحول کیا ہے؟ جس جگہ ہم رہتے ہیں اس کے اردگرد کی تمام اشیا مثلاً: انسان، حیوان، چرند، پرند، درخت اور بے جان اشیا سب مل کر مکمل ماحول ترتیب دیتے ہیں۔ ماحول پاکیزہ، صاف ستھرا اور خوش گوار ہو، تو انسان خوشی اور طمانیت محسوس کرتا ہے لیکن اگر ماحول آلودہ اور خراب ہو جائے تو انسان مسرت اور اور روحانی خوشی کی بجائے دُکھ اور مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کی زندگی مسلسل عذاب سے دو چار ہو جاتی ہے۔ اشرف المخلوقات ہونے کی بنا پر انسان اپنی فطری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے لیے ماحول کو موزوں اور ساز گار بنا سکتا ہے۔

ماحول کا انسان پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اچھا ماحول اِنسان کو صحت مند اور چاق چو بند رکھتا ہے جب کہ گندگی سے اَٹا ماحول ہمیں طرح طرح کی بیماریاں دیتا ہے۔ سائنس کی ترقی نے ہمیں اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ گندگی کا بیماریوں سے براہِ راست تعلق ہے۔ کوڑا کرکٹ اور گندے پانی کے جوہڑ، وہ جگہیں ہیں جہاں مکھیاں، مچھر اور انواع واقسام کے کیڑے مکوڑے بہ کثرت پرورش پاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اِن جگہوں پر ایسے جراثیم بھی ہوتے ہیں جو آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ یہ مکھیاں، مچھر اور دوسرے کیڑے مکوڑے اُڑ کر کھانے پینے اور دوسری اشیا پر بیٹھتے ہیں یہ اپنے ساتھ گندگی اور بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم لاتے ہیں۔ نتیجتاً قریبی آبادیاں بیماریوں میں پینے اور دوسری اشیا پر بیٹھتے ہیں یہ اپنے ساتھ گندگی اور بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم لاتے ہیں۔ نتیجتاً قریبی آبادیاں بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ گندگی، کوڑا کرکٹ اور آلودہ پانی زیادہ عرصے تک ایک جگہ رہیں تو ان سے مختلف بیماریوں کے علاوہ بدبُو اور تعفن بھی جینا محال کر دیتے ہیں۔ ہمارا دین بھی ہمیں صفائی اور پاکیزگی کو اختیار کرنے اور گندگی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔

ایک وقت تھا جب لوگوں کو ماحول اور اس کی صفائی کی اہمیت کا اندازہ نہ تھا لیکن سائنسی ترقی سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی عیاں ہو چکی ہے کہ کس قسم کا ماحول ہمارے لیے فائدہ مند اور کس قسم کا ماحول نقصان دہ ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ ہیضہ، ٹائیفائیڈ، پولیو اور اس جیسی دوسری جیسی دوسری بیماریاں مختلف جراثیم (بیکٹیریا یا وائرس) کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ کورونا جیسی موذی وبا بھی ایک جان لیوا وائرس کی وجہ سے پھیلی۔ سائنس کی ترقی نے ہمیں شعور دیا ہے کہ ہمیں اپنا ماحول، اپنا محلہ، اپنا علاقہ اور دیگر متعلقات کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ اگر یہ تمام چیزیں صاف ہوں گی تو بیماریاں ہم سے دُور رہیں گی۔

اب بازار میں ایسے سپرے بآسانی دست یاب ہیں جو ہماری صحت کے لیے خطرہ بننے والے جراثیم کو تلف کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات زیرِ زمین پانی کسی وجہ سے آلودہ ہو جاتا ہے اور پینے کے قابل نہیں رہتا۔ سائنسی ترقی کی بدولت انسان نے پانی کو قابلِ استعمال بنانے کے مختلف طریقے دریافت کر لیے ہیں چناں چہ آلودہ پانی بھی پینے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

آلودگی کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے تین بڑی قسمیں : آبی آلودگی، صوتی آلودگی اور فضائی آلودگی ہیں۔

وہ آلودگی جو پانی کو متاثر کرے، آبی آلودگی کہلاتی ہے۔ فیکٹریوں اور کارخانوں کا کیمیکل مِلا پانی، ندی نالوں میں بہا دیا جاتا ہے۔ شہر کے آلودہ پانی کو دریاؤں میں پھینک دیا جاتا ہے اس کے نتیجے میں آبی آلودگی جنم لیتی ہے۔ کیوں کہ یہی پانی جب بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر انسانوں، جانوروں اور پرندوں کے استعمال میں آتا ہے تو اس سے وہ مختلف اَقسام کی بیماریوں میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ پانی فصلوں کو دیا جاتا ہے تو فصلیں آلودہ ہو جاتی ہیں، نتیجے کے طور پر سب اس کا شکار بن جاتے ہیں۔

ٹھہریں اور بتائیں

- جراثیم کو کیسے مارا جا سکتا ہے؟
- آبی آلودگی کیسے پیدا ہوتی ہے؟
- بیماریوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

آلودگی کی ایک اور بڑی قسم صَوتی آلودگی ہے۔ بڑے شہروں میں آبادی بڑھنے اور ٹریفک زیادہ ہونے کی وجہ سے شور کی شدت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ فیکٹریوں، کارخانوں اور مِلّوں میں مشینوں کے چلنے کی آوازوں سے بھی شور پیدا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اس شور میں کام کرتے ہیں۔ اُن کی قوّتِ سماعت پر کافی اثر پڑتا ہے اور وہ بہت اُونچا سُننے لگتے ہیں۔ یہی نہیں، مسلسل شور میں زندگی بسر کرنے والوں کے مزاج چڑچڑے ہو جاتے ہیں یا ان کو کوئی طرح کے اعصابی اَمراض میں مُبتلا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

آلودگی کی ایک قِسم فضائی آلودگی کہلاتی ہے۔ فیکٹریوں یا کارخانوں سے نکلنے والا دُھواں یا کوڑے کرکٹ کو آگ لگانے سے نکلنے والا دُھواں فضا میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سڑک پر چلنے والی تقریباً تمام ٹریفک بھی آلودہ دُھواں فضا میں چھوڑتی ہے۔ اس دھوئیں میں کیمیکل کے ایسے ذرات بھی ہوتے ہیں جو جان داروں کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ جب انسان، جانور یا پرندے سانس لیتے ہیں تو یہ ذرات سانس کی نالی کے ذریعے سے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں اور مختلف بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ سانس کی اکثر بیماریاں فضائی آلودگی کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے ماحول کا خاص خیال رکھیں۔ اپنے اردگرد گندگی نہ پیدا ہونے دیں۔ صفائی کو اہمیت دیں۔ فیکٹریوں کے زہریلے مواد کو مناسب اور محفوظ طریقے سے ضائع کیا جائے۔

گاڑیوں کی مناسب دیکھ بھال کی جائے تاکہ اُن کے ذریعے سے آلودگی میں اضافہ نہ ہو۔ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں اور گاڑیوں کے مالکان پر بھاری جُرمانے کیے جائیں تاکہ ماحول خراب نہ ہو۔ اگر ہم اپنے ماحول کا خیال رکھیں گے تو خود بھی صحت مند رہیں گے اور معاشرہ بھی پھلے پُھولے گا۔

ہم نے سیکھا

- ماحول کا انسان پر گہرا اثر ہوتا ہے۔
- اگرچہ زیادہ تر جراثیم، مکّھیاں، مچھر اور کیڑے مکوڑے وغیرہ ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں تاہم بعض جراثیم اور حشرات انسانوں اور فصلوں کے لیے مفید بھی ہوتے ہیں۔
- ماحول کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک کر کے ہی ہم بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

تفہیم

۱ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) ماحول سے کیا مُراد ہے؟ (ب) آلودگی کسے کہتے ہیں؟
(ج) آلودگی کی کتنی اَقسام ہیں؟ نام تحریر کریں۔ (د) درختوں کے کیا فائدے ہیں؟
(ہ) گندگی کے ڈھیر کیا نقصان پہنچاتے ہیں؟ (و) صوتی آلودگی کا کیا نقصان ہے؟

۲ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(ا) ماحول ہماری زندگی کو کس طرح متاثر کرتے ہیں؟ (ب) آلودگی کی کیا وجوہات ہیں؟

۳ سبق کے متن کے مطابق دُرست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) درخت ہمارے لیے ہیں:
(i) نقصان دہ (ii) فائدہ مند (iii) اہم (iv) غیر ضروری

(ب) بیماریوں کی بڑی وجہ ہیں:
(i) پودے (ii) صاف پانی (iii) مکھیاں اور مچھر (iv) جانور

(ج) اِنسان خود بناتا ہے:
(i) اپنا ماحول (ii) اپنا دن (iii) اپنا راستہ (iv) اپنا شہر

(د) اچھا ماحول انسان کو رکھتا ہے:
(i) بیمار (ii) کمزور (iii) صحت مند (iv) اداس

(ہ) گندگی کا بیماریوں سے تعلق ہے:
(i) براہِ راست (ii) نزدیک کا (iii) دُور کا (iv) عام سا

(و) قوتِ سماعت پر اثر انداز ہوتا ہے:
(i) آلودہ پانی (ii) شور (iii) خراب موسم (iv) گاڑیوں کا دھواں

(ز) کورونا کی وبا پھیلی:
(i) مکھیّوں سے (ii) مچھروں سے (iii) وائرس سے (iv) بیکٹیریا سے

(ح) آلودگی کی بڑی اَقسام ہیں:
(i) تین (ii) چار (iii) پانچ (iv) چھے

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

۴ مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) خوش گوار ماحول ______________ کے لیے مفید ہوتا ہے۔

(ب) ہیضہ، ٹائیفائیڈ اور پولیو وغیرہ جیسی بیماریاں مختلف ______________ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

(ج) سپرے کی مدد سے ہم ______________ کو تلف کر سکتے ہیں۔

(د) آلودہ پانی بھی ______________ کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔

(ہ) شور کی زیادتی کی وجہ سے ______________ آلودگی پھیلتی ہے۔

(و) دھوئیں کی وجہ سے ______________ آلودگی پیدا ہوتی ہے۔

۵ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جُملے
اثر	
محفوظ	
دیکھ بھال	
خراب	
صحت مند	
ذرات	

باہمی گُفت گو

۶ آپ کے خیال میں آلودگی کی کون سی قِسم انسانوں کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے؟ بحث کریں۔

۷ درختوں کے کم یا زیادہ ہونے سے آب و ہوا پر کیا اثر پڑتا ہے؟ دلائل دیں۔

لفظوں کا کھیل

۸ لفظ ''فضا''، ''ف'' سے شروع اور ''الف'' پر ختم ہوتا ہے۔ آپ ایسے کم از کم تین الفاظ اور بتائیں جو ''ف'' سے شروع اور ''الف'' پر ختم ہوتے ہوں۔

زبان شناسی

مُتلازِم اَلفاظ

ایسے الفاظ جن کو زُبان پر لاتے ہی اِن سے تعلق رکھنے والے بُہت سے مزید الفاظ ذہن میں آ جائیں، متلازم یا گروہی الفاظ کہلاتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مثلاً اگر ہم باغ کے متعلق سوچیں تو درخت، پودے، پرندے، پھول وغیرہ ذہن میں آتے ہیں۔ یہ تمام الفاظ مُتلازم اَلفاظ ہیں۔ مُتلازم اَلفاظ کو گروہی الفاظ بھی کہتے ہیں۔

۹ دیے گئے الفاظ کے مُتلازِم اَلفاظ تحریر کریں۔

اَلفاظ	مُتلازم اَلفاظ	اَلفاظ	مُتلازم اَلفاظ
ہسپتال	____________	مسجد	____________
بازار	____________	سکول	____________
فوج	____________		

خلاصہ

کسی سبق میں جو اَہم باتیں بتائی جاتی ہیں اور وہ سبق جس مرکزی نکتے یا موضوع کو سامنے رکھ کر لکھا جاتا ہے اُنھیں یک جا کر دیا جائے تو خلاصہ بنتا ہے۔ خلاصہ نہ تو اِتنا بڑا ہونا چاہیے کہ سبق ہی بن جائے اور نہ ہی بہت چھوٹا ہونا چاہیے۔ یہ سبق کے ایک تہائی حصّہ کے برابر ہو اس سے زیادہ نہ ہو۔

۱۰ مندرجہ بالا تصور کو سامنے رکھتے ہوئے اس سبق کا خلاصہ تحریر کریں۔

تلخیص نگاری

کسی عبارت کے اہم نکات اخذ کر کے اس کا نچوڑ یا خلاصہ لکھنا تلخیص نگاری کہلاتا ہے۔ اس طریقے سے کسی طویل مضمون، عبارت یا تقریر کے اضافی جملوں اور غیر اہم الفاظ کو نکال کر اس کے اصل مفہوم کو اس طرح مختصراً بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی اہم بات بھی نہ چھوٹے اور تحریر بھی مختصر ہو جائے۔

تلخیص نگاری کے اصول

الف۔ تلخیص اصل عبارت کا قریباً ایک تہائی (۱/۳) حصہ ہوتا ہے۔

ب۔ کسی عبارت کی تلخیص کے لیے پہلے اس کے اصل مفہوم کو ذہن نشین کیا جاتا ہے اور اہم باتوں کے نیچے لکیر کھینچ کر انھیں اپنے الفاظ میں لکھ لیا جاتا ہے۔

ج۔ تلخیص میں واقعات کی ترتیب وہی ہوتی ہے جو کہ اصل عبارت میں دی گئی ہوتی ہے۔

د۔ تلخیص عبارت کا نچوڑ ہوتی ہے اس لیے اسے اپنے الفاظ میں لکھا جاتا ہے۔

ہ۔ اصل عبارت کئی پیروں پر مشتمل ہو سکتی ہے مگر تلخیص ایک ہی پیرا گراف پر مشتمل ہوتی ہے۔

و۔ تلخیص نگاری میں اصل تحریر کے مفہوم میں کوئی تبدیلی یا اضافہ نہیں کیا جاتا۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

ز۔ تلخیص میں استعارہ، تشبیہ، تلمیح اور ضرب الامثال وغیرہ کو نہیں لکھا جاتا۔

ح۔ اگر عبارت میں کوئی تاریخی مثال یا واقعہ وغیرہ ہو تو اُسے حذف کر دیا جاتا ہے۔

۱۱ مندرجہ بالا اُصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دیے گئے پیراگراف کی تلخیص کریں۔

مَیں نے آج تک کوئی مرغی ایسی نہیں دیکھی جو مرغ کے سوا کسی اور کو پہچانے اور نہ ایسا مرغ نظر سے گزرا جس کو اپنے پرائے کی تمیز ہو۔ مہینوں ان کی نگہداشت اور سنبھال کیجیے۔ برسوں ہتھیلیوں پر چُگائیے۔ لیکن کیا مجال کہ آپ سے ذرا بھی مانوس ہو جائیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ میں یہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ میرے دہلیز پر قدم رکھتے ہی مرغ سرکس کے طوطے کی مانند توپ چلا کر سلامی دیں گے، یا چوزے میرے پاؤں میں وفادار کتّے کی طرح لوٹیں گے، اور مرغیاں اپنے اپنے انڈے مجھے سونپ کر الٹے قدموں واپس چلی جائیں گی۔ تاہم پالتو جانور سے خواہ وہ شرعاً حلال ہی کیوں نہ ہو یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ ہر چمکتی چیز کو چھری سمجھ کر بدکنے لگے اور مہینوں کی پرورش و پرداخت کے باوجود محض اپنے جبلی تعصّب کی بنا پر ہر مسلمان کو اپنے خون کا پیاسا تصور کرے۔

لکھنا

۱۲ کسی چیز کی خوبیوں، اچھائیوں یا خوب صورتیوں کو اُس کے محاسن کہتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی فطرت کے کسی نہایت خوب صورت نظارے کا مشاہدہ کیا ہے؟ اُس کے محاسن تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- اساتذہ کرام طلبہ کو سبق کا خلاصہ لکھنے کا طریقہ سکھائیں اور سمجھائیں کہ خلاصہ سبق کے ایک تہائی سے زیادہ نہیں ہوتا اور اس میں پورے سبق کے نچوڑ یا اہم امور کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں طلبہ کی جانچ کو پرکھنے کے لیے ان سے اس سبق کا خلاصہ لکھوائیں۔
- دی گئی عبارت میں ہجوں اور املا کی اغلاط کی نشان دہی کریں اور الفاظ کے ہجے درست کر کے پیراگراف دوبارہ لکھیں:

کام یابی کے لیے وقت کی پابندی بے حد ضروری ہے۔ جو لوگ وَقت کی قدر نہیں کرتے، وقت ان کی کدر نہیں کرتا۔ اچھے بچے فجر، ظہر، اثر، مغرب اور عشا سمیت تمام نمازیں وقت پر ادا کرتے ہیں۔ وقت پر سکول جاتے ہیں اور وقت پر سبک یاد کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو بے کار باتوں اور کاموں میں نہیں اُلجھاتے اور صرف اُن سرگرمیوں کو اختیار کرتے ہیں جو ان کے لیے اور ان کے دوستوں کے لیے سُود مند ہوں۔

برائے اساتذہ کرام

- بچوں کو بتایا جائے کہ ہم جتنا اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں گے اتنا ہی بیماریاں ہم سے دُور رہیں گی۔
- مشقی سوالات حل کرنے اور قواعد کے تصورات کو سمجھنے میں طلبہ کی مدد کریں۔
- طلبہ کے ہجے اور اِملا درست کرنے کے لیے ان کو وقت کی پابندی سے متعلق کوئی ایک عبارت دی گئی ہے جس میں شامل بعض الفاظ کے ہجے یا اِملا غلط ہے۔ طلبہ کی آموزش کے معیار کو جانچنے کے لیے ان سے کہیں کہ وہ اس عبارت میں موجود غلط ہجوں یا املا والے الفاظ کی نشان دہی کریں اور پھر ان کا املا اور اعراب درست کر کے عبارت دوبارہ لکھیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale